مَا آتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

صحیح بخاری

جلد ششم

امیر المومنین فی الحدیث سید الفقہاء

حضرت الامام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تشریح

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمۃ اللہ علیہ

نظر ثانی

حضرت العلامہ مولانا عبدالسلام بستوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت العلامہ مولانا ابو محمد عبدالجبار سلفی رحمۃ اللہ علیہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

نام کتاب	:	صحیح بخاری شریف
مترجم	:	حضرت مولانا علامہ محمد داؤد راز رحمہ اللہ
ناشر	:	مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند
سن اشاعت	:	۲۰۰۴ء
تعداد اشاعت	:	۱۰۰۰
قیمت	:	

ملنے کے پتے

۱۔مکتبہ ترجمان ۴۱۱۶، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی ۔۱۱۰۰۰۶

۲۔مکتبہ سلفیہ، جامعہ سلفیہ بنارس، ریوڑی تالاب، وارانسی

۳۔مکتبہ نوائے اسلام ۱۱۶۴، ۱ اے، چاہ رہٹ جامع مسجد، دہلی

۴۔مکتبہ مسلم، جمعیت منزل، بر برشاہ سری نگر، کشمیر

۵۔حدیث پبلیکیشن، چار مینار مسجد روڈ، بنگلور۔۵۶۰۰۵۱

۶۔مکتبہ نعیمیہ، صدر بازار مئوناتھ بھنجن، یوپی

عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا. قَالَتْ: تَلاَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هَذِهِ الآيَةَ ﴿هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ إِلَى قَوْلِهِ أُولُوا الأَلْبَابِ﴾ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((فَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ سَمَّى اللهُ فَاحْذَرُوهُمْ)).

ﷺ نے اس آیت کی تلاوت کی ﴿ هو الذی انزل علیک الکتاب ﴾ یعنی وہ وہی خدا ہے جس نے تجھ پر کتاب اتاری ہے' اس میں محکم آیتیں ہیں اور وہی کتاب کا اصل دارومدار ہیں اور دوسری آیتیں متشابہ ہیں۔ سو وہ لوگ جن کے دلوں میں چڑپن ہے۔ وہ اس کے اسی حصے کے پیچھے لگ جاتے ہیں جو متشابہ ہیں' فتنے کی تلاش میں اور اس کی غلط تاویل کی تلاش میں' آخر آیت اولو الالباب تک۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا' جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو متشابہ آیتوں کے پیچھے پڑے ہوئے ہوں تو یاد رکھو کہ یہ وہی لوگ ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے (آیت بالا میں) ذکر فرمایا ہے' اس لیے ان سے بچتے رہو۔

تشریح پہلے یہودی لوگ متشابہ آیتوں کے پیچھے پڑے' انہوں نے اور کل سورتوں کے حرفوں سے اس آیت کی مدت نکالی پھر خارجی لوگ پیدا ہوئے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان لوگوں سے خارجیوں کو مراد لیا ہے اور کہا کہ پہلی بدعت جو اسلام میں پیدا ہوئی وہ فتنہ خوارج ہے۔ صفات باری سے متعلق بھی جس قدر آیات ہیں ان کو ان کے ظاہری معانی پر محمول کرنا اور تاویل نہ کرنا ان کی حقیقت اللہ کے حوالہ کر دینا یہی سلف صالح کا طریقہ ہے اور ان کی تاویلات کے پیچھے پڑنا اہل زیغ کا طریقہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سلف صالحین کے راستے پر چلائے' آمین۔ بعض سورتوں کے شروع میں جو الفاظ مقطعات ہیں ان کو بھی متشابہات میں شمار کیا گیا ہے۔

٢- باب قوله ﴿وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ﴾

باب آیت ﴿ وانی اعیذھابک وذریتھا ﴾ الخ کی تفسیر

یعنی "حضرت مریمؑ کی ماں نے کہا اے رب! میں اس مریمؑ کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔"

٤٥٤٨- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ مَوْلُودٍ يُولَدُ إِلاَّ وَالشَّيْطَانُ يَمَسُّهُ حِينَ يُولَدُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِنْ مَسِّ الشَّيْطَانِ إِيَّاهُ إِلاَّ مَرْيَمَ وَابْنَهَا)) ثُمَّ يَقُولُ أَبُوهُرَيْرَةَ: وَاقْرَأُوا إِنْ شِئْتُمْ ﴿وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ

(۴۵۴۸) مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا' کہا ہم سے عبدالرزاق نے بیان کیا' ہم کو معمر نے خبر دی' انہیں زہری نے' انہیں سعید بن مسیب نے اور انہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا' ہر بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو شیطان اسے پیدا ہوتے ہی چھوتا ہے' جس سے وہ بچہ چلاتا ہے' سوا مریم اور ان کے بیٹے (عیسیٰ علیہ السلام) کے۔ پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر تمہارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو۔ ﴿ انی اعیذھا بک وذریتھا من الشیطان الرجیم ﴾ (ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر چکا) یہ کلمہ حضرت مریمؑ کی ماں نے کہا تھا' اللہ نے ان کی دعا قبول کی اور مریم اور عیسیٰ

الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ﴾. [راجع: ٣٢٨٦]

عَلَیْہِ السَّلاَم کو شیطان کے ہاتھ لگانے سے بچالیا۔

٣- باب قوله ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلاً أُولَئِكَ لاَ خَلاَقَ لَهُمْ﴾ لاَ خَيْرَ ﴿أَلِيمٌ﴾ مُؤْلِمٌ مُوجِعٌ مِنَ الأَلَمِ وَهُوَ فِي مَوْضِعِ مُفْعِلٍ

٤٥٤٩، ٤٥٥٠- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ حَلَفَ يَمِينَ صَبْرٍ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِىءٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ)) فَأَنْزَلَ اللهُ تَصْدِيقَ ذَلِكَ ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلاً أُولَئِكَ لاَ خَلاَقَ لَهُم فِي الآخِرَةِ﴾ إِلَى آخِرِ الآيَةِ. قَالَ: فَدَخَلَ الأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ وَقَالَ: مَا يُحَدِّثُكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قُلْنَا: كَذَا وَكَذَا قَالَ فِيَّ أُنْزِلَتْ كَانَتْ لِي بِئْرٌ فِي أَرْضِ ابْنِ عَمٍّ لِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((بَيِّنَتُكَ أَوْ يَمِينُهُ)) فَقُلْتُ إِذًا يحلف يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينِ صَبْرٍ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِىءٍ مُسْلِمٍ وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ)).

باب آیت ﴿ان الذین یشترون بعهد الله و ایمانهم﴾

الخ کی تفسیر یعنی "بیشک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی قیمت پر بیچ ڈالتے ہیں' یہ وہی لوگ ہیں جن کے لیے آخرت میں کوئی بھلائی نہیں ہے اور ان کو دکھ کا عذاب ہو گا۔" الیم کے معنی دکھ دینے والا جیسے مولم ہے الیم بروزن فعیل بمعنی مفعل ہے (جو کلام عرب میں کم آیا ہے)

(۴۵۴۹۔ ۴۵۵۰) ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا' کہا ہم سے ابو عوانہ نے بیان کیا' ان سے اعمش نے' ان سے ابو وائل نے اور ان سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے اس لیے قسم کھائی کہ کسی مسلمان کا مال (جھوٹ بول کر وہ) مار لے تو جب وہ اللہ سے ملے گا' اللہ تعالیٰ اس پر نہایت ہی غصہ ہو گا' پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کے اس فرمان کی تصدیق میں یہ آیت نازل کی۔ "بیشک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی قیمت پر بیچتے ہیں' یہ وہی لوگ ہیں جن کے لیے آخرت میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔" آخر آیت تک۔ ابو وائل نے بیان کیا کہ حضرت اشعث بن قیس کندی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور پوچھا' ابو عبدالرحمٰن (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) نے آپ لوگوں سے کوئی حدیث بیان کی ہے؟ ہم نے بتایا کہ ہاں' اس اس طرح سے حدیث بیان کی ہے۔ اشعث رضی اللہ عنہ نے اس پر کہا کہ یہ آیت تو میرے ہی بارے میں نازل ہوئی تھی۔ میرے ایک چچا کے بیٹے کی زمین میں میرا ایک کنواں تھا (ہم دونوں کا اس کے بارے میں جھگڑا ہوا اور مقدمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوا تو) آپ نے مجھ سے فرمایا کہ تو گواہ پیش کر یا پھر اس کی قسم پر فیصلہ ہو گا۔ میں نے کہا پھر تو یارسول اللہ! وہ (جھوٹی) قسم کھا لے گا۔ آپؐ نے فرمایا کہ جو شخص جھوٹی قسم اس لیے کھائے کہ اس کے ذریعہ کسی مسلمان کا مال لے